B.A Part II Urdu (H) Urdu babar

Dr. Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. College

(1)

آل احمد سرور کی ادبی خدمات

اردو تنقید پر پروفیسر آل احمد سرور کا یہ بڑا احسان ہے کہ آج سے کوئی پچاس سال پہلے جب تنقید میں دلچسپی لینے والوں کی گنتی برائے نام تھی اپنے دلکش تنقیدی مضامین سے انہوں نے تنقید کا ذوق عام کیا اور ایک خشک مضمون کو خاص و عام میں مقبول بنا دیا ان کے تنقیدی مضامین نے نئی نسل کو اپنے ادبی سرمائے کی طرف متوجہ کیا اور اس سے لطف اندوز ہونے کا ہنر سکھایا۔ انہیں بجا طور پر موجودہ دور کا سب سے بڑا نقاد تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کی خصوصیات ہے معتدل مزاجی اور غیر جانب داری کے ساتھ کسی فن پارے کے پرکھنے کو ہی ادبی تنقید کہتے ہیں۔ گروہ بندی اور ذاتی فائدہ و نقصان کی یہاں گنجائش نہیں۔ سرور صاحب کی تنقید اس عیب سے پاک ہے۔ لطف یہ ہے کہ سرور صاحب [illegible] ساتھ ہی انصاف کرتے ہیں

(۲)

جنہوں نے سرور صاحب کے ساتھ انصاف نہیں کیا کلیم الدین احمد

سرور صاحب کے بارے میں اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ "معلوم

نہیں کیوں سرور صاحب کچھ مضبوط لائے ہوتے ہیں۔ شاید انہیں احساس

کمتری کی تھا کہ ہم ابھی تک کوئی مفصل کتاب کیوں نہیں لکھی ––– وہ

وہ دسترخوان کی مکھی میں شہد کی مکھی نہیں۔" جب محمود شفیع میں

کلیم الدین کا مقام متعین کرنے کا وقت آتا ہے تو سرور صاحب

انصاف کا ترازو سنبھال لیتے ہیں۔ کہتے ہیں: "کلیم الدین احمد

ہمارے چوٹی کے نقادوں میں سے ہیں۔ میں انہیں بہت اہم

نقاد نہیں تنقید کا ایک بہت اچھا معلم بھی سمجھتا ہوں تا

نقاد کا کام صرف بت گری ہی نہیں بت شکنی بھی ہے اور کلیم الدین

احمد نے بہت سے بت توڑے ہیں"

ادب سے وفاداری :- تنقید کی بنیادی شرط ہے۔ ادب وغیرہ فلسفہ

بن جائے یا فلسفہ و پیغام بن جائے مگر ادب نہ رہے

تو بیمار اور کسی کام کا۔ جو تحریر ادب کے بہت ادنیٰ
تنقید اسے پرکھنے کی زحمت نہیں کرتے۔ ادب کو پرکھنے کی
پہلی کسوٹی ادب ہے۔ ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ کا یہ قول سرور صاحب
نے متعدد جگہ دہرایا ہے۔ اور اس سے مکمل اتفاق کیا ہے۔ ایک
جگہ لکھتے ہیں کہ "میں پہلے ادب میں ادبیت دیکھتا ہوں پھر میں
کچھ اور کو یہ جانتا ہوں کہ ادب میں جان زندگی سے ایک گہرے اور استوار
تعلق سے آتی ہے۔ میں ادب کا مقصد نہ ذہنی عیاشی سمجھتا ہوں نہ
اشتراکیت کا پرچار۔"

ادب اور زندگی کے تعلق و رشتے کی اہمیت کا سرور صاحب
کو اعتراف ہے۔ ادب میں نظریے کی ضرورت کے بھی وہ قائل ہیں
مگر وہ کسی واضح نظریہ بت بن جائے اور اس کی پرستش ہونے
لگے تو اس کا توڑنا ضروری ہے۔ لکھتے ہیں کہ "ادب ہو سیاسی
مذہبی، اخلاقی موضوعات سے مدد لیتا ہے۔ لیتا رہا۔ مگر یہ

Scanned with CamScanner

مذہب کا خادم ہے نہ سیاست کا نقیب نہ اخلاق کا نائب
ادب ہرجائی ہے۔ اور اسکا ہرجائی پن ہی اسکی دولت ہے
یہ معلومات نہیں تاثرات عطا کرتا ہے۔ یہ علم نہیں عرفان دیتا ہے
یہ نظریہ نہیں نظر بخشتا ہے۔

زندگی کے ساتھ ادب بھی بدلتا رہتا ہے۔ اور اس کا خیر مقدم
ضروری ہے سرور صاحب نے بدلتے ہوئے رجحانات کا ہمیشہ ہمدردی
کے ساتھ مطالعہ کیا اُن کی حوصلہ افزائی کی بلکہ رہنمائی بھی کی
مثلاً انقلاب روس کے نتیجے میں ترقی پسند تحریک کے آغاز
کو خوش آمدید بھی کیا اور جب شدت پسندی کا شکار ہوئی تو
تحریک کو ناپسندیدگی کی نظر سے بھی دیکھا۔ فن کار کی انفرادیت
و آزادی کی وکالت کی اور شعر و ادب کے جمالیاتی پہلو کی اہمیت
جتائی۔

ادب کی جمالیاتی قدریں

پروفیسر صاحب تو ہمیشہ سے عزیز

رہی میں ان کا ماننا ہے کہ ادب۔ ادب ہونے کے ساتھ فلسفہ
و پیغام بھی رکھتا ہو تو یہ اس کی عظمت کی دلیل ہے۔ انہوں نے ایک
جگہ فرمایا کہ فکر سے فن کو آب و تاب ملتی ہے مطلب یہ کہ سرور صاحب
ادب کی افادیت اور مقصدیت سے انکار نہیں کرتے مگر اس کی
جمالیاتی قدروں سے دست بردار ہونے کو آمادہ نہیں ہے فرماتے ہیں
"فن اسی معنی میں افادی نہیں ہے۔ جن معنوں میں چیز افادی ہے
فن حسن کاری کرتے مسرت اور مسرت کے ساتھ بصیرت عطا
کرتا ہے۔ صرف فکر کی روشنی سے فن کی محفل میں چراغ نہیں
جل جاتے۔ فن یہاں ایک فانوس ہے جو شمع کی روشنی کو حسین
اور دل پذیر بناتا ہے"

Shahnazara